﴿قاتلینِ حسین علیہ السلام قہر خداوندی کی زد میں﴾

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

"رأيت في النوم كأن رجالاً من السماء نزلوا معهم حراب يتتبعون قتلة الحسين، فما لبثت أن نزل المختار فقتلهم"

میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ بہت سے آدمی آسمان سے اترے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں نیزے ہیں۔ قاتلینِ حسین رضی اللہ عنہ کو ڈھونڈتے پھر رہے ہیں۔ اس خواب کے بعد زیادہ وقت نہ گزرا۔ کہ مختار ثقفی نازل ہو گیا اور چُن چُن کر قاتلینِ حسین کو قتل کرنے لگا۔

(المعجم الکبیر روایت نمبر 2764، ج3 ص189،

مجمع الزوائد ج9 ص129 علامہ ہیثمی لکھتے ہیں اسنادہ حسن)

مختار ثقفی ایک طویل ترین جدوجہد کے بعد کوفہ پر قابض ہو گیا، جیسے ہی اس کا تسلط قائم ہوا،اس نے کوفہ کے گلی کوچوں میں اعلان کروادیا۔

"من اغلق بابه فهو امن الا رجلا اشرك فی دم ال محمد"

(تاریخ الامم والملوک ج3ص459)

کہ جو شخص دروازہ بند کر کے گھر میں بیٹھ جائے اسے عام امان ہے، لیکن ایسے شخص کے لیے کوئی امان نہیں۔ جس نے ال رسول کا خون بہانے میں کسی طرح حصہ لیا ہو۔ اور مختار اکثر کہا کرتا تھا۔ کہ

"لا یسوغ لی الطعام والشراب حتی اطهرمنهم الارض"

میرے لیے کھانا پینا جائز نہیں جب تک ان قاتلوں کے ناپاک وجود سے زمین کو پاک نہ کر ڈالوں ۔

(تاریخ الکامل ج4ص241)

"فجعل يتبع من خرج فی قتال الحسين عليه السلام فيقتلهم شر قتل"

مختار ثقفی حضرت حسین علیہ السلام کے قاتلوں کی تلاش وتعاقب میں مصروف ہو گیا۔ چنانچہ قاتلوں میں سے جو کوئی ہاتھ لگتا، اسے نہایت اذیتیں دے کر واصلِ جہنم کر دیتا۔

(المنتظم ج6ص58)

شمر بن ذی الجوشن کا انجام

یہ ملعون شخص امیرِ عراق مختار ثقفی کے خوف سے روپوش ہو گیا۔ نہایت ہی ذلت آمیز انداز سے کوفہ سے نکلا۔ صحراؤں کی خاک چھانتا رہا۔ کبھی کہیں چھپتا

کبھی کہیں، لیکن امیرِ مختار کے دستِ انتقام سے بچ نہ سکا۔

امام ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"قتله ابن ابى الكنود والقيت جثته للكلاب"

(الکامل ج3ص309)

اسے ابن ابی الکنود نے قتل کر دیا اور اس کی لاش کتوں کے آگے ڈال دی گئی۔

وادی عیین کے قاتلین حسین کا انجام

مختار ثقفی کے حکم پر وادی عیین کے مکانوں سے پانچ سو افراد گرفتار کیے گئے۔ جب وہ مختار کے سامنے پیش کیے گئے تو مختار ثقفی نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

"انظروا من شهد منهم قتل الحسین فاعلمونی فقتل کل من شهد قتل الحسین فقتل منهم مائتین و ثمانیة واربعین قتیلا"

ان کا بغور جائزہ لو، دیکھو ان میں کون سے لوگ قتلِ حسین میں ملوث ہیں۔ ان میں دو سو اڑتالیس افراد جو کسی بھی اعتبار سے سانحہ کربلا میں ملوث تھے۔ تہہ تیغ کردیے گئے۔

﴿مختار کی طرف سے منادی کرنے والا باآواز بلند اعلان کرنے لگا﴾

ونادی منادی المختار من اغلق بابه فهو امن الا من شرك فی دماء ال محمد "

جس شخص نے اپنا دروازہ بند کرلیا اسے امان ہے لیکن جو شخص آلِ محمد کی خون ریزی میں کسی بھی طرح شریک ہوا ہو۔ اسے کوئی امان نہیں۔

(الکامل ج4ص235)

عمرو بن الحجاج الزبیدی کا انجام

امام ابنِ اثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:۔

"فركب راحلته واخذ طريق واقصة فلم ير له خبر حتى الساعة ادركه اصحاب المختار وقد سقط من شدة العطش فذبحوه و اخذوا راسه"

یہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر واقصہ کے راستے پر چل پڑا۔ پھر اس کے بارے میں معلوم نہ ہو سکا۔

دوسرا قول یہ ہے۔ کہ مختار کے سپاہیوں نے اسے آ لیا۔ (یہ بھاگتے بھاگتے) شدتِ پیاس سے گر پڑا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کا سر اتار لیا۔

(الکامل ج4: ص242)

عبداللہ بن اسید، مالک بن بشیر، ابنِ مالک المحاربی کا عبرت انگیز انجام۔

امیرِ عراق کو ان کے بارے میں خبر ہوئی تو اس نے ان کی گرفتاری کے لیے سپاہی روانہ کر دیے۔ جو انہیں قادسیہ سے گرفتار کر کے لے آئے۔ جیسے ہی امیرِ عراق مختار نے انہیں دیکھا، کہا

"یا اعداء اللہ و رسولہ این الحسین ابن علی ادوا الی الحسین قتلتم من امرتم بالصلاۃ علیھم"

اے اللہ و رسول کے دشمنو! حسین بن علی رضی اللہ عنہما کہاں ہے۔ مجھے حسین دو، تم نے انہیں قتل کیا ہے جن پر درود پڑھنے کا تمہیں حکم دیا گیا تھا۔ وہ کہنے لگے

"رحمک اللہ بعثنا کارھین فامنن علینا و استبقنا"

اللہ آپ پر رحم فرمائے ہمیں مجبور کر کے بھیجا گیا تھا۔ ہمارے اوپر احسان کیجئے۔ تو مختار نے کہا:

"هلا مننتم على الحسين ابن بنت نبيكم"

تم نے اپنے نبی کے نواسے حسین رضی اللہ عنہ پر رحم کیوں نہ کیا۔ پھر مختار نے بذی کے بارے میں حکم دیا اس کے ہاتھ، پاؤں کاٹ دیئے گئے۔ اسے تڑپنے کے لیے چھوڑ دیا گیا۔ وہ تڑپتا رہا حتی کہ جہنم واصل ہو گیا۔

﴿یزیدی گورنر ابنِ زیاد کا عبرت انگیز انجام﴾

چھیاسٹھ ہجری میں امیرِ عراق مختار ثقفی نے سانحہ کربلا کے مرکزی کردار ابنِ زیاد کی سرکوبی کے لیے ابراہیم بن الاشتر نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی زیرِ کمان لشکر روانہ کیا۔ چنانچہ نہرِ خاذر کے پاس نہایت خون ریز جنگ کے بعد ابنِ

اشتر رحمۃ اللہ علیہ نے ابنِ زیاد کو عبرت انگیز شکست سے دوچار کر دیا۔یزید کا یہ چہیتا گورنر شکست خوردہ ہو کر دُم دبا کر بھاگ کھڑا ہوا۔ لیکن لشکرِ مختار کی گرفت سے نہ بچ سکا۔ امیرِ لشکر ابراہیم بن الاشتر رحمۃ اللہ علیہ نے تعاقب کر کے اس ملعون کا سر اس کے ناپاک تن سے جدا کر کے امیرِ عراق مختار ثقفی کی طرف روانہ کر دیا۔جب یہ سر امیر مختار ثقفی کے دربار میں رکھا گیا۔ تو ایک نہایت ہی ہولناک ، رونگٹے کھڑے کر دینے والا منظر دیکھنے میں آیا۔وہ منظر کیا تھا؟۔

عمارہ بن عمیر کہتے ہیں۔

"لما جيء برأس عبيدالله بن زياد وأصحابه نضدت في المسجد في الرحبة فانتهيت إليهم وهم يقولون قد جاءت قد جاءت فإذا حية قد جاءت تخلل الرؤس

حتى دخلت في منخري عبيد الله بن زياد فمكثت هنيهة ثم خرجت فذهبت حتى تغيبت ثم قالوا قد جاءت قد جاءت ففعلت ذلك مرتين أو ثلاثا"

عبیداللہ بن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے سر لائے گئے انھیں مسجد میں ایک چبوترے پر ڈال دیا گیا۔میں بھی وہاں پہنچا۔ اچانک شور بلند ہوا۔ وہ آیا۔۔۔وہ آیا۔ کیا دیکھتا ہوں ایک سانپ ہے جو کہ چلا آ رہا ہے۔ وہ سروں کے درمیان سے گزرتا گزرتا ابنِ زیاد کے نتھنوں میں گھس گیا۔ اس کے نتھنوں میں ٹھہرا رہا۔ پھر نکلا چلا گیا۔ اور غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد پھر شور بلند ہوا۔ دیکھو! وہ آگیا۔ وہ آگیا۔ وہ پھر سروں پر سے گزرتا ہوا دوبارہ ابنِ زیاد کے نتھنوں میں داخل ہو گیا۔ راوی کہتا ہے۔ اُس سانپ نے دو مرتبہ ایسے کیا یا تین مرتبہ۔

(سنن الترمذي 3780 قال الشيخ الألباني: هذا حديث حسن صحيح)

قہرِ خداوندی کا اک انداز

"لما قتل الحسين انتهبت جزور من عسكره، فلما طبخت إذا هي دم فأكفؤها"

جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ کے لشکر میں سے ایک اونٹ (یزیدیوں) نے لوٹ لیا۔ جب اسے پکایا گیا۔ تو وہ خون بن گیا۔ انہوں نے اپنی ہنڈیاں الٹا دیں۔

(المعجم الکبیر ج3 ص201 روایت نمبر 2795،
علامہ ہیثمی لکھتے ہیں رجالہ ثقاۃ، مجمع الزوائد ج9 ص130)

گستاخ اہلِ بیت قہرِ خداوندی کی زد میں آکر اندھا ہو گیا

ابو رجاء العطاردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"لا تسبوا علياً ولا أحداً من أهل البيت، فإن جاراً لنا من بلهجيم قال: ألم تروا إلى هذا الفاسق الحسين بن علي قتله الله؟ فرماه الله بكوكبين في عينيه فطمس الله بصره"

کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل بیت میں سے کسی کی توہین و بے ادبی نہ کرنا۔ ہمارا ایک پڑوسی تھا۔ ایک دن کہنے لگا۔ اللہ نے اس فاسق حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اس کا یہ کہنا ہی تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھوں پر دو تارے پھینکے۔ جس کے نتیجے میں اس کی آنکھیں برباد ہو گئیں۔ آنکھوں کا نام و نشان بھی نہ رہا۔

(سیر اعلام النبلاء ج5 ص309، المحن ص163،
تاریخ الخلفاء ص182، سمط النجوم ج2 ص85،
تہذیب الکمال ج6 ص436،

فضائل صحابہ از ابنِ حنبل ج2ص572،
تہذیب التہذیب ج2، ص306،ع
لامہ نورالدین ہیثمی لکھتے ہیں رجالہ رجالہ الصحیح،
مجمع الزوائدج9ص130)

قاتل جل کر کوئلہ ہوگیا

امام السدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"أتيت كربلاء ابيع البن بها فعمل لنا شيخ من طي طعاما فتعشينا عنده ، فذكرنا قتل الحسين ، فقلنا : ما شرك في قتله أحد إلا مات بأسوء ميتة ، فقال : ما أكذبكم يا أهل العراق ! فأنا ممن شرك في ذلك ، فلم يبرح حتى دنا من المصباح وهو يتقد ، فنفط فذهب يخرج الفتيلة بإصبعه فأخذت النار فيها ، فذهب يطفئها بريقه،

فأخذت النار في لحيته، فغدا فألقى نفسه في الماء ، فرأيته كأنه حممة"

میں کربلا کی طرف آیا۔ ہم ایک بزرگ کے پاس ٹھہرے۔ اس نے ہمارے لیے شام کا کھانا تیار کیا۔ بات حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کی شروع ہو گئی۔ ہم نے کہا، جو شخص بھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل میں شریک ہوا۔ وہ بڑی ہی بدترین موت مرا۔ کہنے لگا۔ عراقیو! تم کتنے ہی جھوٹے ہو۔ میں تو ان کے قتل میں باقاعدہ شریک تھا۔ مجھے تو کچھ نہیں ہوا۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ چراغ کے قریب ہوا۔ چراغ جل رہ تھا۔ چراغ مدہم ہونے لگا۔ تو اس نے اپنی انگلی سے چراغ کی بتی کو اونچا کرنے کی کوشش کی۔ دیکھتے ہی دیکھتے اُس کی انگلی

کو آگ لگ گئی۔ جسے اس نے اپنے تھوک سے بجھانا چاہا۔ تو اس کی داڑھی کو آگ لگ گئی۔ اس نے بھاگ کر پانی میں چھلانگ لگا دی۔ میں نے دیکھا وہ جل کر کوئلہ ہو چکا تھا۔

(تذکرۃ الحفاظ ج3ص83، تہذیب التہذیب ج3ص306، تہذیب الکمال ج6ص436، سیر اعلام النبلاء ج5ص309)

تنبیہ:

بعض ناصبی جب مسئلہ یزید بیان کرتے ہوئے جھوٹ و فریب پر مبنی لیکچر جھاڑتے ہیں تو سادہ لوح مسلمان ان کی داڑھیوں اور سر پہ رکھے ہوئے لال رومال کو دیکھ کر سمجھتا ہے کہ یہ باشرع لوگ ہیں۔ ان کے چہرے سنتِ رسول سے مزین ہیں۔ ان کے دلوں میں نواسۂ رسول ﷺ کا بغض نہیں ہو سکتا۔ اُن سادہ لوح

مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیے۔ کہ اُس بزرگ نے بھی داڑھی رکھی ہوئی تھی اور بظاہر دینداری کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا۔ یاد رہے ! داڑھی سنتِ رسول ہے۔ باعث اجرو ثواب ہے اور نبی کریم ﷺ نے اس کی تاکید فرمائی ہے۔ لیکن بعض بُرے لوگ سادہ لوح مسلمانوں کو متاثر کرنے کے لیے اور اپنے مذموم مقاصد کو پورے کرنے کے لیے بھی داڑھی رکھ لیتے ہیں۔

قاتل نشانِ عبرت بن گئے

سفیان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

"شهد رجلان من الجعفيين قتل الحسين بن علي، فأما أحدهما فطال ذكره حتى كان يلفه. وأما الآخر فكان

يستقبل الراوية بفيه حتى يأتي على آخرها. رأيت ولد أحدهما كان به خبل، وكأنه مجنون"

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے قتل میں دو جعفی آدمی بھی شریک تھے۔ ان میں سے ایک نہایت ہی شرمناک نا قابلِ بیان بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ وہ اس بیماری کے ہاتھوں بہت ہی ذلیل ہوا۔ جب کہ دوسرا آدمی پانی ہی پیتا رہتا لیکن سیراب نہ ہوتا۔ راوی کا کہنا ہے ان میں سے ایک کے لڑکے کو میں نے دیکھا۔ وہ پاگل ہو چکا تھا۔

(المعجم الکبیر روایت نمبر2788، ج3ص198،
تہذیب التہذیب ج2ص306، تہذیب الکمال ج6ص438،
سیر اعلام النبلاء ج5ص310، بغیۃ الطلب ج3ص33،
رجالہ ثقات مجمع الزوائد روایت نمبر15166، ج9ص131)

وبسنده قال: رأيت الورس الذي أخذ من عسكر الحسين صار مثل الرماد.

اپنی اسی سند کے ساتھ مزید بیان کرتے ہیں۔ میں نے اس ورس کو دیکھا۔ جسے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قافلے سے لوٹ لیا گیا تھا۔ وہ راکھ بن چکا تھا۔

(المعجم الکبیر روایت نمبر 2789، ج3 ص198،
علامہ نورالدین ہیثمی فرماتے ہیں: رجالہ رجال الصحیح،
مجمع الزوائد روایت نمبر 15167، ج9 ص131)

دشمن کوڑھ زدہ ہو کر محتاج و فقیر ہو گیا

امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں

"خرى رجل على قبر الحسين فأصاب أهل ذلك البيت خبل وجنون وجذام و برص وفقر"

ایک شخص نے حضرت حسین ؓ کی قبر کی بے ادبی کی۔جس کے نتیجے میں اس کے اہلِ خانہ پاگل ہوگئے۔ کوڑھ کی بیماری نے آلیا۔بدترین قسم کے فقر و فاقہ نے گھر میں بسیرا کرلیا۔

(مجمع الزوائد روایت نمبر15169،ج9ص131،
علامہ نورالدین ہیثمی فرماتے ہیں اس روایت کے راوی صحیح کے راوی ہیں)

قاتلین حسین علیہ السلام کا انجام حافظ ابنِ کثیر کے قلم سے

"فانه قل من نجا من اولئك الذى قتلوه من افة وعاهة فلم يخرج منها حتى اصيب بمرض واكثرهم اصابهم الجنون۔

قاتلین حسین ؓ میں بہت ہی کم ہونگے جو آفات و مصائب سے بچ پائے۔وہ مختلف امراض میں مبتلا

ہوئے بغیر دنیا سے نہ اٹھے۔ ان میں سے اکثر پاگل ہو گئے۔